روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان C.P.L 61

منگل 26 فروری 2002ء 13 ذوالحج 1422 ہجری- 26 تبلیغ 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 45

عزت کی قسم

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

مظلوم کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے اللہ اسے بادلوں سے اوپر اٹھا لیتا ہے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **مجھے میری عزت کی قسم میں ضرور تیری مدد کروں گا خواہ کچھ وقت کے بعد ہی ہو۔**

(جامع ترمذی کتاب صفة الجنة باب فی صفة الجنة حدیث نمبر 2449)

اللہ تعالیٰ کی صفت العزیز کا پرشوکت تذکرہ

العزیز خدا سب پر غالب اور صاحب عزت و کرم ہے

آنحضرت ﷺ نے تلاوت آیات کے بعد لوگوں کا بے مثال تزکیہ فرمایا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 22 فروری 2002ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22 فروری 2002ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی صفت العزیز کی پر معارف تشریح فرمائی۔ صفت العزیز کے قرآن میں تذکرے اور اس کی لغوی تشریح کے بعد اس صفت کا پر معارف بیان آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ ایم ٹی اے کے ذریعہ بیت الفضل لندن سے براہ راست دنیا بھر میں نشر کیا گیا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی ٹیلی کاسٹ ہوا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ قرآن کریم میں 88 دفعہ صفت العزیز کا تذکرہ ہوا ہے اور 47 مقامات پر العزیز کے ساتھ صفت الحکیم کا بھی تذکرہ ہوا ہے۔ اور سورۃ الشعراء کے 8 رکوع العزیز الرحیم پر ختم ہوتے ہیں۔ لغوی لحاظ سے العزیز کے معنی ایسی ذات ہے جو سب پر غالب ہو۔ اور اس پر کوئی غالب نہ آسکے۔ معزز ہونا اس کے معنی میں شامل ہے۔ یعنی ایسا غالب جو صاحب عزت و کرم ہو اور یہ صرف خدا کی ذات ہی ہو سکتی ہے جس کی طرح کا اور کوئی نہ ہو۔ عزیز بادشاہ کو اور صاحب شرف اور مقرب کو بھی کہتے ہیں۔

حضور انور نے سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 130 تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے: - اور اے ہمارے رب! تو ان میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کر جو ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے اور انہیں کتاب کی تعلیم دے اور اس کی حکمت بھی سکھائے اور ان کا تزکیہ کر دے۔ یقیناً تو ہی کامل غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔

حضور انور نے اس آیت کی تشریح میں فرمایا کہ حضرت ابراہیم کی دعا میں ایسے رسول کو مبعوث کرنے کا بیان ہے جو آیات پڑھے، تعلیم کتاب دے اور حکمت سکھائے اور پھر لوگوں کا تزکیہ کرے جبکہ سورۃ جمعہ کے بارہ میں یہ ترتیب ہے کہ آپ تلاوت آیات کرنے کے بعد لوگوں کا تزکیہ فرماتے ہیں اور پھر علم و حکمت سکھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تزکیہ ہو جائے تو پھر ہی حقیقی علم و حکمت آسکتی ہے۔ یہ قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت کا بیان ہے۔

حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے رسول کریمؐ نے فرمایا کہ ابلیس نے رب سے کہا کہ تیری عزت و جلال کی قسم میں تیری مخلوق کو گمراہ کرتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں لوگوں کو اس وقت تک بخشتا رہوں گا جب تک وہ میری بخشش مانگتے رہیں گے۔ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے دعا کی کہ اے اللہ میں تیری ذات کی عزت کی پناہ مانگتا ہوں۔

ایک آیت کی تشریح میں جن میں یتامیٰ کا تذکرہ آتا ہے حضور انور نے متعدد احادیث بیان فرمائیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ مسلمانوں کے گھروں میں بہترین گھر وہ ہے جہاں یتیموں سے عمدہ سلوک کیا جاتا ہے اور بدترین گھر وہ ہے جہاں یتیموں سے بدسلوکی کی جاتی ہے۔

عورتوں کے بارہ میں ایک آیت کی تشریح میں حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی تحریرات سے عورتوں کے حقوق اور ان سے صلح جوئی کے ساتھ معاملہ کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت دین نے فرمائی ہے ایسی اور کہیں موجود نہیں۔ دونوں کے ایک جیسے حقوق ہیں۔ میاں بیوی کو دو سچے حقیقی دوستوں کے جیسا تعلق رکھنا چاہئے۔ آپس میں صلح کے ساتھ معاملہ کریں۔ اگر آپس میں صلح نہیں ہے تو پھر خدا تعالیٰ سے کیسے صلح ہو سکتی ہے۔ قرآن کریم میں طلاق کے احکامات میں بھی شرط لگائی کہ دو طلاقیں ہیں پھر اس کے بعد بھی موقع ہے۔ کہ اچھی طرح صلح کر لو یا جدا کرنا ہے تو احسان کے ساتھ کرو۔ طلاق میں وقفے صلح پیدا کرنے کے مواقع ہیں۔

حضور انور نے عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کے حوالہ سے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے کبھی بھی اپنی بیویوں پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔ ہمارا اسوہ بھی اسوہ رسولؐ کے مطابق ہونا چاہئے اور ہاتھ اٹھانے کے بہانے نہیں ڈھونڈنے چاہئیں۔

"کفالت یکصد یتامیٰ"

پر لبیک کہنے والے احباب جماعت کی راہنمائی کے لئے

ایک یتیم بچے یا بچی کے تعلیمی اور دیگر اخراجات کا اندازہ خرچ -/500 روپے سے -/1500 روپے ماہانہ ہے۔ آپ اپنی مالی وسعت کے لحاظ سے جو بھی رقم ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامیٰ کو کر دیں۔ اور اس کے مطابق امانت غات یکصد یتامیٰ، خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی جماعت کی وساطت سے جمع کروائیں۔ رقم بذریعہ چیک/ڈرافٹ یا منی آرڈر بنام سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ بھی بھجوائی جا سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث کا مصداق بنائے

"انا و کافل الیتیم کھاتین"

کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا ان دو انگلیوں کی طرح ساتھ ساتھ ہوں گے۔ آمین۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

ضرورت کوالیفائیڈ ہومیو ڈاکٹرز

فضل عمر ہومیو فری ڈسپنسری اور بیرون ربوہ ہومیو ڈسپنسری کے لئے تجربہ کار اور کوالیفائیڈ، وقف کا جذبہ رکھنے والے ہومیو ڈاکٹرز سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ اپنی درخواستیں صدر صاحب/امیر صاحب کی تصدیق سے درج ذیل کوائف کے ساتھ بنام ناظم وقف جدید مورخہ 30 مارچ 2002ء تک ارسال فرمائیں۔

نام............ ولدیت............ سکونت............

عمر............ تعلیم............ تجربہ............

(ناظم ارشاد وقف جدید)

ماہر امراض جلد کی آمد

مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 3 مارچ 2002ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنا نمبر حاصل کر لیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خطبہ جمعہ

جب کوئی دعا کرنا چاہے تو حمد وثنا سے شروع کرے۔ پھر نبی ﷺ پر درود بھیجے اور پھر جو چاہے دعا کرے

خداتعالیٰ دعا کو قبول فرماتا ہے لیکن چاہئے کہ پہلے اس کے احکام پر بھی عمل کریں اور اس پر ایمان لائیں

روزہ دار کی افطاری کے وقت کی دعا رد نہیں کی جاتی

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- بتاریخ 23/نومبر 2001ء بمطابق 23/نبوت 1380 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور نے فرمایا:-

آج خداتعالیٰ کی **صفت مجیب** سے متعلق خطبہ ہوگا- اس کا حل لغات پہلے میں آپ کے سامنے بیان کر دیتا ہوں- جواب کا لفظ سوال کے مقابل پر بولا جاتا ہے اور سوال دو طرح کا ہوتا ہے- ایک یہ کہ ظاہری طور پر کسی بات کا جواب طلب کرنا تو اس کا جواب ظاہری قول کی صورت میں ہوگا- یعنی آپ کسی جگہ رستہ پوچھیں، کوئی بات پوچھیں جس کا علم نہیں تو جیسا سوال ہے ویسا ہی ظاہری جواب ہوگا- دوسرے یہ کہ کوئی نعمت طلب کی جائے کہ مجھے یہ دے دو تو وہ نعمت کا جواب نعمت دیئے جانے کی صورت میں ہی ہوگا- پہلی قسم کی مثال یہ ہے (-) اللہ کا رسول جو تمہیں بلاتا ہے تو اس کا جواب دیا کرو- اور دوسری قسم کی مثال یہ ہے (-) یعنی میں نے تمہیں وہ دے دیا ہے جو تم دونوں نے مانگا تھا-

اور ''الا ستجابة'' کے لفظ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ بھی الاجابة یعنی جواب دینے کے ہی مفہوم میں استعمال ہوتا ہے جبکہ اس کے اصل معنے جواب دینے کی سعی کرنے اور اس کی تیاری کرنے کے ہیں-

یہ حل لغات تو میں نے بیان کر دی ہے- آیت پہلے پڑھنے والی تھی وہ اب پڑھتا ہوں- سورۃ البقرہ آیت 187- (-) اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں- میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے- پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں-

یہاں سب سے پہلا جو قابل غور نکتہ ہے وہ یہ ہے کہ بندے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں- جواب میں یہ نہیں فرمایا کہ تو ان کو جواب دے کہ میں قریب ہوں- وہ جب تجھ سے سوال کریں تو میں سن رہا ہوں، میں قریب ہوں- اور جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے سوال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے زیادہ قریب ہے لیکن کچھ شرطیں ہیں اس کی- (-) میں ہر دعا کرنے والے کی دعا کو، اس کی پکار کو سنتا ہوں جب وہ مجھے بلاتا ہے لیکن ایک شرط کے ساتھ (-) کہ وہ بھی تو میری ہدایت کی آواز کو سنا کریں اور اس پر لبیک کہا کریں (-) اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں-

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ (-) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ **اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ معزز اور کوئی چیز نہیں-**

فضالہ بن عبید بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے سنا- اس نے آپ پر درود نہ بھیجا- اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے جلد بازی سے کام لیا ہے- پھر آپؐ نے اسے بلایا اور اسے یا کسی اور کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: تم میں سے جب کوئی نماز پڑھنے لگے تو الحمدللہ اور ثنا سے شروع کرے- پھر اسے چاہئے کہ نبی (ﷺ) پر درود بھیجے، پھر اس کے بعد جو چاہے دعا کرے-

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الدعا)

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **ہر شخص جو بھی دعا اللہ تعالیٰ سے کرتا ہے وہ سنی جاتی ہے- وہ یا تو اسی دنیا میں اس کے لئے پوری کر دیتا ہے یا آخرت میں اس کی خاطر ذخیرہ کر دیتا ہے یا اس کی دعا کی مقدار کے مطابق اس کے گناہوں میں سے معاف کر دیتا ہے بشرطیکہ اس کی دعا میں گناہ یا قطع رحمی کا عنصر شامل نہ ہو** یا بشرطیکہ وہ دعا میں جلد بازی نہ کرے- صحابہؓ نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ جلد بازی کیسے کرتا ہے؟- فرمایا: وہ کہتا ہے: میں نے اپنے رب سے (بہت) دعا کی مگر اس نے میری دعا نہیں سنی-

(ترمذی - کتاب الدعوات)

اس سلسلہ میں اولیاء میں سے ایک کی روایت آتی ہے کہ ایک شخص بہت ولی اللہ مشہور تھا اور مشہور تھا کہ اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں- اس کے ایک مرید نے یہ خواہش ظاہر کی کہ مجھے بھی اپنے ساتھ نماز پڑھنے کی اجازت دیں، میں بھی دیکھوں کہ آپ کیسی دعائیں کرتے ہیں- وہ ایسی دعائیں کر رہے تھے نسبتاً ہلکی سی بلند آواز میں جو سننے والا سن رہا تھا اور آخر پہ جو اس کا جواب تھا خداتعالیٰ کی طرف سے وہ بھی اس نے سن لیا- اس کو سمجھانے کی خاطر اللہ تعالیٰ نے وہ الہام ایسا کیا کہ اس کی آواز اس کو بھی آ گئی- جواب یہ تھا کہ میں نے تیری کوئی دعا قبول نہیں کی- اس پر وہ شخص جو تھا وہ تو تقریباً مرتد ہونے والا ہو گیا- اس نے کہا کہ یہ کیسا عجیب عالم ہے جس کے پیچھے میں لگا ہوا ہوں- اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے میں تیری کوئی دعا قبول ہی نہیں کرتا تو پھر یہ لگا ہوا ہے شور مچانے دعا کرتے چلے جانے میں- اس پر اس نے عرض کی **یا اللہ میں جو مانگنے والا ہوں میں تو اس در سے نہیں جاؤں گا- تو چاہے رد کرتا چلا جا- اس پر اس کو الہام ہوا کہ آج تک تو نے جتنی دعائیں مانگی ہیں وہ میں ساری قبول کرتا ہوں-**

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

تو یہ دعاؤں میں صبر کی علامت ہے اور مایوسی گناہ ہے- ہر انسان جو دعائیں کرتا ہے کہ مایوسی سے بڑا گناہ کوئی نہیں- ابلیس نام ہی مایوسی کا ہے- پس دعاؤں میں صبر کریں اور نہ بھی سنی جائیں تو بہت طریقوں سے جیسا کہ آگے حضرت مسیح موعود کے اقتباس بھی آئیں گے وہ دعائیں کسی نہ کسی رنگ میں قبول ضرور ہو جاتی ہیں-

حضرت ابوموسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے- اس دوران انہوں نے بلند آواز سے دعائیں کرنا شروع کر دیں- اس پر آپؐ نے فرمایا: تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے ہو بلکہ تم تو ایسی ہستی کو پکار رہے ہو جو قریب و مجیب ہے- وہ تمہاری دعا کو سنتا ہے اور اس کو قبول فرماتا ہے- پھر آپؐ نے فرمایا: اے ابوموسیٰ! کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ کی خبر نہ دوں؟ اور وہ (خزانہ) ہے لاحول و لا قوۃ الا باللہ-

(مسند احمد بن حنبل، مسند الکوفیین)

لاحول و لا قوۃ الا باللہ بڑی جامع دعا ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی خوف کی بات نہیں ہے (لاحول) مگر صرف اللہ سے ڈرنا چاہئے اور کسی سے نہیں ڈرنا چاہئے- اور کوئی بھی قوت نہیں انسان میں مگر وہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہو- تو یہ ایک بہت ہی جامع مانع دعا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا طریق تھا کہ جب اذان کے وقت کہا جاتا تھا (-) یہ دو دفعہ جب کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے (-)

حضرت سلیمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی چیز قضا کو نہیں روک سکتی مگر دعا- اور کوئی چیز عمر کو دراز نہیں کرتی مگر نیکی-

(سنن ترمذی کتاب القدر)

اب اس میں سمجھنے والی بات یہ ہے کہ قضا و قدر میں اگر تبدیلی کر سکتی ہے تو دعا ہی ہے اور یہ بھی قضا و قدر کا حصہ ہوتا ہے- پس شفاعت ایک الگ مضمون ہے اور جو درد دل سے دعا کی جاتی ہے وہ بھی کئی دفعہ آئی بلاؤں کو ٹال دیتی ہے- اور انسان سوچ بھی نہیں سکتا- مجھے بھی ایسے خطوط آتے رہتے ہیں دعاؤں کے متعلق کہ بعض لوگوں کو کینسر ہوا جس کا ڈاکٹروں کے نزدیک کوئی علاج نہیں تھا سوائے اس کے مرنے کی تیاری کی جائے اور بغیر کسی علاج کے، بغیر کسی ظاہری دوا کے اللہ تعالیٰ نے ان کو خوشخبری دی اور وہ کینسر ٹھیک ہو گیا- تو بیماریاں دور ہو بھی جاتی ہیں اور بغیر علاج کے بھی دور ہو سکتی ہیں مگر دعا پر بھروسہ رکھنا ضروری ہے اور ایمان لانا ضروری ہے- دوسرا ہے 'عمر کو کوئی چیز دراز نہیں کرتی مگر نیکی' - اس سے مراد دراصل یہ ہے کہ جب تم لوگوں سے نیکیاں کرتے ہو تو وہ دعائیں دیتے ہیں اس لئے اکثر ان دعاؤں میں عمر دراز کی دعا شامل ہوتی ہے- تو اس پہلو سے تم نیکیاں کرتے چلے جاؤ اگر تمہاری خواہش ہے کہ تم جو بھی مقدر ہے عمر میں اس کی حد تک پہنچو تو تمہاری نیکیاں کرنے کے نتیجہ میں جو لوگ تمہیں دعائیں دیں گے- ان دعاؤں کو خدا تعالیٰ قبول فرمائے گا-

حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے آزاد کردہ غلام ھُنَیّ کو محفوظ چراگاہ کا عامل مقرر کیا اور اسے کہا: اپنے بازو مسلمانوں سے روک رکھ اور مظلوم کی بددعا سے بچ کیونکہ مظلوم کی بددعا ضرور قبول ہوتی ہے-

(بخاری کتاب الجہاد و السیر باب اذا اسلم قوم فی دار الحرب.........)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے ترمذی کتاب البر میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں کوئی شک نہیں کہ تین اشخاص کی دعائیں قبول ہوتی ہیں- 1- مظلوم کی دعا، 2- مسافر کی دعا، 3- اور والد کی اپنی اولاد کے بارہ میں دعا-

(ترمذی کتاب البر و الصلۃ باب ماجآء فی دعوۃ الوالدین)

ایک دوسری حدیث میں والد کی بجائے والدہ کا ذکر آتا ہے اگر والدہ اپنی اولاد کے حق میں بددعا کرے تو وہ یونہی بیکار نہیں جایا کرتی- اس کو یقیناً کوئی بہت ہی گہرا صدمہ پہنچتا ہے اپنی اولاد کی طرف سے تب اللہ تعالیٰ اس کی بددعا قبول کر لیتا ہے- پس یہاں اس حدیث میں جو اب میں نے پڑھی ہے اس میں والدہ کی بجائے والد کے لفظ ہیں-

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزہ دار کی افطاری کے وقت کی دعا رد نہیں ہوتی''- (سنن ابن ماجہ کتاب الصوم) پس افطاری کے وقت ''**اللھم لک صمت و علی رزقک افطرت**'' کی دعا پڑھنے کے ساتھ افطاری کرنی چاہئے- اور اس کے ساتھ جو بھی دل میں اچھی دعا آئے وہ کر لی جائے تو وہ وقت ایسا ہے جو قبولیت دعا کا وقت ہے-

حضرت معاذ بن زہرہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہیں یہ روایت پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افطاری کے وقت یہ دعا کیا کرتے تھے: ''**اللھم لک صمت و علی رزقک افطرت**''

(ابو داؤد کتاب الصیام باب القول عند الافطار)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:-

''(-) اس کے یہ معنے نہیں کہ جو مانگو وہی ملے- کیونکہ دوسرے مقام پر فرما دیا- جو اب سورۃ انعام آیت 42 میں ہے (-) تم جو دعا کرتے ہو اللہ اسے قبول فرماتا ہے اور تمہارے ضرر کو دور کر دیتا ہے (ان شاء) اگر اللہ چاہے- تو اس لئے یہ خیال کر لینا کہ ہر دعا ضرور قبول ہو گی، مضطر کی بھی ہر دعا قبول نہیں ہو سکتی- اللہ کی حالات پر نظر ہوتی ہے اس لئے اگر وہ چاہے تو یہ دعا قبول ہو گی- (-) فرمایا ہے یعنی جس قدر تم میرے فرمانبردار ہوتے جاؤ گے ایمان میں ترقی کرتے جاؤ گے اسی قدر میں دعائیں قبول کروں گا-''

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان - 8/ اپریل 1909ء)

''اگر لوگ پوچھیں کہ روزہ سے کیسے قرب حاصل ہو سکتا ہے تو کہہ دے (-) یعنی میں قریب ہوں اور اس مہینہ میں دعائیں کرنے والوں کی دعائیں سنتا ہوں''- اب یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے- یہ عمومی آیت ہے لیکن خصوصیت کے ساتھ اس کا رمضان مبارک سے تعلق ہے اور اس مہینے میں جو تم دعائیں کرو گے میں ان کو سنوں گا- لیکن ''چاہئے کہ پہلے وہ ان احکاموں پر عمل کریں جن کا میں نے حکم دیا اور ایمان حاصل کریں تا کہ وہ مراد کو پہنچ سکیں اور اس طرح سے بہت ترقی ہو گی''-

(حقائق الفرقان جلد 1 صفحہ 308)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:-

''روزہ جیسے تقویٰ سیکھنے کا ایک ذریعہ ہے ویسے ہی قرب الٰہی حاصل کرنے کا بھی ذریعہ ہے- اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان کا ذکر فرماتے ہوئے ساتھ ہی یہ بھی بیان کیا ہے (-) یہاں فرمایا ہے کہ روزہ جیسے تقویٰ سیکھنے کا ایک ذریعہ ہے ویسے ہی قرب الٰہی حاصل کرنے کا بھی ذریعہ ہے- بظاہر معلوم ہوتا ہے یہ دو الگ الگ باتیں ہیں حالانکہ تقویٰ اور قرب الٰہی ایک ہی چیز کے دو نام ہیں- جتنا زیادہ تقویٰ ہو گا اتنا قرب الٰہی ہو گا- جتنا قرب الٰہی ہو گا اتنا ہی زیادہ تقویٰ کرو گے- فرماتے ہیں: یہ جو آیت ہے ''یہ ماہ رمضان کی ہی شان میں فرمایا گیا ہے'' - (-) ''اور اس سے اس ماہ کی عظمت اور سر الٰہی کا پتہ لگتا ہے کہ اگر وہ اس ماہ میں دعائیں مانگیں تو میں قبول کروں گا لیکن ان کو چاہئے کہ میری باتوں کو قبول کریں اور مجھے مانیں- انسان جس قدر خدا کی باتیں ماننے میں قوی ہوتا ہے، خدا بھی ویسے ہی اس کی باتیں مانتا ہے- **لعلھم یرشدون** سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ماہ کو رشد سے بھی خاص تعلق ہے اور اس کا ذریعہ خدا پر ایمان، اس کے احکام کی اتباع اور دعا کو قرار دیا ہے- اور بھی باتیں ہیں جن سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے''-

(الحکم 24 جنوری 1904ء صفحہ 12)

حضرت مسیح موعود روزہ کی حقیقت کے متعلق بیان فرماتے ہیں:

''روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں- اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے- روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے- انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں- خدا تعالیٰ کا منشا اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ- ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس

سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے"۔

(ملفوظات جلد نہم صفحہ 122-123)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہئے"۔

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"جب میرے بندے میرے بارہ میں سوال کریں تو ان کو کہہ دے کہ میں نزدیک ہوں یعنی جب وہ لوگ جو اللہ رسول پر ایمان لائے ہیں یہ پتہ پوچھنا چاہیں کہ خدا تعالیٰ ہم سے کیا عنایات رکھتا ہے جو ہم سے مخصوص ہوں اور غیروں میں نہ پائی جاویں تو ان کو کہہ دے کہ میں نزدیک ہوں۔ یعنی تم میں اور تمہارے غیروں میں یہ فرق ہے کہ تم میرے مخصوص اور قریب ہو اور دوسرے مہجور اور دور ہیں۔ جب کوئی دعا کرنے والوں میں سے جو تم میں سے دعا کرتے ہیں دعا کرے تو میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ یعنی میں اس کا ہم کلام ہو جاتا ہوں اور اس سے باتیں کرتا ہوں اور اس کی دعا کو پایہ قبولیت میں جگہ دیتا ہوں۔ پس چاہئے کہ قبول کریں حکم میرے کو اور ایمان لاویں تاکہ بھلائی پاویں"۔

(جنگ مقدس' روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 146۔ بحث 26/ مئی 1893ء)

اس میں جو یہ ہے کہ 'اس کا ہمکلام ہو جاتا ہوں' تو اکثر جو روزے دار ہیں اور اخلاص سے دعائیں بھی کرتے ہیں وہ ہمکلام تو نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ سے۔ تو اس کا کیا مطلب ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود کا اپنا مرتبہ اور مقام ہے اور آپ سے اللہ تعالیٰ یقیناً ہمکلام ہوتا تھا اور بکثرت ہمکلام ہوتا تھا۔ باقی لوگوں سے اس طرح ہمکلام ہوتا ہے کہ ان کی دعائیں سن کر ان کو قبولیت سے پہلے خوابوں کے ذریعہ بتا دیتا ہے کہ یہ دعا تیری قبول ہو جائے گی۔ اور پھر بجائے اس کے کہ حالات الٹ اثر دکھائیں وہ حالات کے الٹ جو ناممکن چیز نظر آتی ہے وہ ہو جاتی ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ نے جو پہلے سے قبولیت دعا کی خبر دی ہوتی ہے وہ پوری ہو جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"جب میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں کہ خدا کے وجود پر دلیل کیا ہے تو اس کا یہ جواب ہے کہ میں بہت نزدیک ہوں۔ یعنی کچھ بڑے دلائل کی حاجت نہیں۔ میرا وجود نہایت اقرب طریق سے سمجھ آسکتا ہے۔ اور نہایت آسانی سے میری ہستی پر دلیل پیدا ہوتی ہے اور وہ دلیل یہ ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی سنتا ہوں اور اپنے الہام سے اس کی کامیابی کی بشارت دیتا ہوں جس سے نہ صرف میری ہستی پر یقین آتا ہے بلکہ میرا قادر ہونا بھی بپایہ یقین پہنچتا ہے۔ لیکن چاہئے کہ لوگ ایسی حالت تقویٰ اور خدا ترسی کی پیدا کریں کہ میں ان کی آواز سنوں اور نیز چاہئے کہ وہ مجھ پر ایمان لاویں اور قبل اس کے جو ان کو معرفت تامہ ملے اس بات کا اقرار دیں کہ خدا موجود ہے اور تمام طاقتیں اور قدرتیں رکھتا ہے کیونکہ جو شخص ایمان لاتا ہے اسی کو عرفان دیا جاتا ہے"۔

(ایام الصلح' روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 260-261)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

"یہ ایک سچا اور یقینی امر ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے اور ان کو قبولیت کا شرف بخشتا ہے۔ مگر ہر رطب و یابس کو نہیں۔ کیونکہ جوش نفس کی وجہ سے انسان انجام اور مآل کو نہیں دیکھتا اور دعا کرتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ جو حقیقی بہی خواہ اور مآل بین ہے ان مضرتوں اور بد نتائج کو ملحوظ رکھ کر جو اس دعا کے تحت میں بصورت قبول داعی کو پہنچ سکتے ہیں اسے رد کر دیتا ہے"۔

یعنی بسا اوقات انسان اپنی غفلت اور لاعلمی کی وجہ سے ایسی دعا مانگتا ہے جو اس کے حق میں یا اس کی اولاد کے حق میں اچھی نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ ایسی دعا کو رد کر دیتا ہے اور یہ رد دعا ہی اس کی قبولیت ہے جو اس کی بھلائی کا موجب بنتی ہے۔ فرمایا "اور یہ رد دعا ہی اس کے لئے قبول دعا ہوتا ہے۔ پس ایسی دعائیں جن میں انسان حوادث اور صدمات سے محفوظ رہتا ہے اللہ تعالیٰ قبول کر لیتا ہے۔ مگر مضر دعاؤں کو بصورت رد قبول فرما لیتا ہے۔ یہ بات بھی بحضور دل سن لینی چاہئے کہ قبول دعا کے لئے بھی چند شرائط ہوتی ہیں ان میں سے بعض تو دعا کرنے والے کے متعلق ہوتی ہیں اور بعض دعا کرانے والے کے متعلق۔ دعا کرانے والے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کو مدنظر رکھے۔ اور اس کے غناء ذاتی سے ہر وقت ڈرتا رہے۔ اور صلح کاری اور خدا پرستی اپنا شعار بنا لے۔ تقویٰ اور راستبازی سے خدائے تعالیٰ کو خوش کرے تو ایسی صورت میں دعا کے لئے باب استجابت کھولا جاتا ہے"۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء صفحہ 132)

حضرت مسیح موعود کی زندگی میں کثرت سے ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ احباب نے آپ کو دعا کے لئے لکھا لیکن آپ نے فرمایا کہ تم خود بھی اپنے لئے دعا کرو۔ کسی کو ولی سمجھ کر یہ بار ڈال دینا کہ اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں یہ انسان کو سچا نفس مطمئنہ نصیب نہیں کر سکتا بلکہ ولی پرست بنا دیتا ہے۔ اس لئے آپ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ اپنے لئے خود بھی دعا کرو۔ اور ان دعاؤں کے نتیجہ میں بعض دفعہ حیرت انگیز واقعات رونما ہوتے تھے۔ بعض (رفقاء) کو وہ صورتیں نماز میں دکھائی گئیں جو ایک مقدمہ کی کامیابی کی دعا کرتے وقت آپ نے رؤیا میں دیکھی کہ میں یہ سورۃ پڑھ رہا ہوں اور وہ عربی سے کلی نابلد تھے۔ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں یہ بات لکھنے سے پہلے وہ گاؤں کے مولوی صاحب کے پاس گئے اور انہیں کہا کہ یہ الفاظ میں نے دیکھے ہیں خواب میں عجیب وغریب سے۔ تو مولوی حیران رہ گیا۔ اس نے کہا تمہیں مطلب نہیں آتا۔ اس نے کہا مجھے کچھ پتہ نہیں چلتا۔ غالباً یہ چوہدری فتح محمد صاحب کے والد کا ذکر ہے۔ تو انہوں نے کہا مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آتی۔ انہوں نے کہا تم مقدمہ میں کامیاب ہو گئے ہو' سمجھ آئے یا نہ آئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس طرح ان کی دعا کو قبول کر کے ان کو ذاتی تجربہ قبولیت دعا کا کروا دیا۔

سورۃ آل عمران کی 196 ویں آیت (-) پس ان کے رب نے ان کی دعا قبول کر لی (اور کہا) کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا عمل ہرگز ضائع نہیں کروں گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ تم میں سے بعض' بعض سے نسبت رکھتے ہیں۔ پس وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں دکھ دیئے گئے اور انہوں نے قتال کیا اور وہ قتل کئے گئے' میں ضرور ان سے ان کی بدیاں دور کر دوں گا اور ضرور انہیں داخل کروں گا ایسی جنتوں میں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ (یہ) اللہ کی جناب سے ثواب کے طور پر (ہے) اور اللہ ہی کے پاس بہترین ثواب ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"دعا اور اس کی قبولیت کے زمانہ کے درمیانی اوقات میں بسا اوقات ابتلاء پر ابتلاء آتے ہیں اور ایسے ایسے ابتلاء بھی آجاتے ہیں جو کمر توڑ دیتے ہیں۔ مگر مستقل مزاج سعید الفطرت ان ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے اور فراست کی نظر سے دیکھتا ہے کہ اس کے بعد نصرت آتی ہے۔ ان ابتلاؤں کے آنے میں ایک سر یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا کے لئے جوش بڑھتا ہے۔ کیونکہ جس جس قدر اضطرار اور

اضطراب بڑھتا جاوے گا اسی قدر روح میں گدازش ہوتی جائے گی۔ اور یہ دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہیں۔ پس کبھی گھبرانا نہیں چاہئے اور بے صبری اور بے قراری سے اپنے اللہ پر بدظن نہیں ہونا چاہئے۔ یہ کبھی بھی خیال کرنا نہ چاہئے کہ میری دعا قبول نہ ہوگی یا نہیں ہوتی۔ ایسا وہم اللہ تعالیٰ کی اس صفت سے انکار ہو جاتا ہے کہ وہ دعائیں قبول فرمانے والا ہے''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 434-435)

اب بعض بچے نوجوان گھبراہٹ میں مجھے لکھ دیتے ہیں کہ ہم نے اتنی دعائیں کیں قبول نہیں ہوتیں۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے' مایوسی ہے دعاؤں سے۔ دعا تو کرتے چلے جانا چاہئے اللہ تعالیٰ جس رنگ میں بہتر سمجھتا ہے وہ دعا قبول فرمالیتا ہے۔

سورۃ الانفال کی آیت 10 (یاد کرو) جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری التجا کو قبول کرلیا (اس وعدہ کے ساتھ) کہ میں ضرور ایک ہزار قطار در قطار فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا۔

حضرت عمرؓ بن الخطاب سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی طرف دیکھا جو ایک ہزار تھے جبکہ آپؐ کے صحابہ صرف تین سو اور کچھ تھے''۔ اور وہ بڑے بڑے گھڑ سوار تھے' بڑے شہ زور سپاہی تھے۔ ان کے ساتھ جوش دلانے والی عورتیں گانے گا رہی تھیں اور لڑائی کے لئے تیار کر رہی تھیں اور مسلمانوں کا یہ حال تھا کہ بعض کے ہاتھ میں صرف لاٹھی ہی تھی اور بعض لنگڑے بھی اس میں شامل تھے' بعض بچے بھی اس میں شامل تھے۔ ایک بہت ہی دردناک وقت آیا تھا کہ جس میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں تھیں وہی قبول ہوئیں ورنہ جنگ بدر میں جو فرشتوں کا وعدہ ہے وہ آنکھوں سے تو لوگوں نے نہیں دیکھے مگر جیسا وعدہ ہے ویسا یقیناً پورا کر دیا گیا۔

''حضرت عمرؓ بن الخطاب سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی طرف دیکھا جو ایک ہزار تھے جبکہ آپؐ کے صحابہ صرف تین سو اور کچھ تھے۔ تب حضورؐ نے قبلہ کی طرف رخ کیا' اپنے ہاتھ پھیلائے اور اپنے رب کو یہ کہتے ہوئے پکارنے لگے: اے میرے اللہ! اپنا وعدہ پورا کر جو تو نے مجھ سے کیا ہے۔ اے اللہ! اگر آج تو نے مسلمانوں کی اس چھوٹی سی جماعت کو ہلاک کر دیا تو پھر زمین میں تیری عبادت نہیں ہوگی''۔ اب یہ **نعوذ باللہ من ذلک** کوئی دھمکی نہیں ہے۔ مطلب یہ تھا کہ جیسے عباد میں نے تیار کئے ہیں ویسے تو پھر کبھی تیار نہیں ہو سکتے۔ تو یہی ہیں جنہوں نے عبادت کے گر مجھ سے سیکھے ہیں اگر یہ مارے گئے تو پھر کون تیری عبادت کرے گا۔ ''آپؐ اسی طرح قبلہ رخ ہو کر ہاتھ پھیلاتے ہوئے اپنے رب کو بار بار پکارے جا رہے تھے یہاں تک کہ آپؐ کی چادر آپؐ کے شانہ مبارک سے گر گئی۔ اس پر ابوبکرؓ آپ کے پاس آئے' آپ کی چادر اٹھائی اور آپؐ کے شانہ مبارک پر رکھی اور پیچھے سے آپؐ کے ساتھ لپٹ گئے اور عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ نے اپنے رب کو کافی واسطے دے لئے۔ یقیناً وہ آپؐ سے کیا ہوا اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ اس پر اللہ تبارک تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: (-)

(ترمذی - کتاب التفسیر)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''ہمارا زندہ حی و قیوم خدا ہم سے انسان کی طرح باتیں کرتا ہے۔ ہم ایک بات پوچھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں تو وہ قدرت کے بھرے ہوئے الفاظ کے ساتھ جواب دیتا ہے۔ اگر یہ سلسلہ ہزار مرتبہ تک بھی جاری رہے تب بھی وہ جواب دینے سے اعراض نہیں کرتا۔ وہ اپنے کلام میں عجیب در عجیب غیب کی باتیں ظاہر کرتا ہے اور خارق عادت قدرتوں کے نظارے دکھلاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ یقین کرا دیتا ہے کہ وہ وہی ہے جس کو خدا کہنا چاہئے۔ دعائیں قبول کرتا ہے اور قبول کرنے کی اطلاع دیتا ہے۔ وہ بڑی بڑی مشکلات کا حل کرتا ہے اور جو مردوں کی طرح بیمار ہوں ان کو بھی کثرت دعا سے زندہ کر دیتا ہے اور یہ سب ارادے اپنے' قبل از وقت اپنے کلام سے بتلا دیتا ہے۔ خدا وہی خدا ہے جو ہمارا خدا ہے۔ وہ اپنے کلام سے جو آئندہ کے واقعات پر مشتمل ہوتا ہے ہم پر ثابت کرتا ہے کہ زمین و آسمان کا وہی خدا ہے۔ وہی ہے جس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے طاعون کی موت سے بچاؤں گا اور نیز ان سب کو جو تیرے گھر میں نیکی اور پرہیزگاری کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں' بچاؤں گا۔ اس زمانے میں کون ہے جس نے میرے سوا ایسا الہام شائع کیا اور اپنے نفس اور اپنی بیوی اور اپنے بچوں اور دوسرے نیک انسانوں کے لئے جو اس کی چار دیواری کے اندر رہتے ہوں خدا کی ذمہ داری ظاہر کی''۔

(نسیم دعوت صفحہ 82)

اب واقعہ یہ ہے کہ احمدی مورخ لکھتے ہیں' یقینی طور پر قابل اعتماد لوگ۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کے گھر میں ایک چوہا بھی طاعون سے بیمار نہیں ہوا اور کلیۃً حفاظت فرمائی گئی۔ جن لوگوں کو شک بھی تھا ان کا شک بھی حضرت مسیح موعود نے خود جا کر دور کر دیا۔ چنانچہ حضرت مولوی محمد علی صاحب کے متعلق یہ روایت آتی ہے کہ جب وہ طاعون سے بیمار ہوئے تو طاعون کی گٹھلی نکل آئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول طبابت کے لئے آئے ہوئے تھے۔ آپ نے دیکھا اور بتایا کہ یہ قطعی علامت طاعون کی ظاہر ہو چکی ہے اب اس سے کوئی مفر نہیں۔ اور بخار ایسا تھا جیسے آسمان سے باتیں کر رہا ہو اور شدید گھبراہٹ میں حضرت مسیح موعود کو بلاتے تھے۔ اب حضرت مسیح موعود کا اتنا قطعی ایمان ہے کہ لوگ تو طاعون والے کے قریب بھی نہیں پھٹکتے کیونکہ اس سے ڈر ہوتا ہے کہ ان کو بھی طاعون نہ ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود ان کے بلانے پر خود وہاں پہنچے اور ماتھے پر ہاتھ رکھ کر کہا مولوی صاحب! آپ کو بخار کہاں ہے؟ بخار تو کوئی بھی نہیں۔ اچانک بخار بالکل غائب ہو گیا' گٹھلی بیٹھ گئی اور مولوی محمد علی صاحب اٹھ کر بیٹھ گئے کہ ہیں! یہ کیا واقعہ ہوا ہے۔ مجھے تو کوئی تپ نہیں' کوئی تکلیف نہیں۔ تو حضرت مسیح موعود کی زندگی ایک معجزہ تھا۔ اتنے کثرت سے خدا تعالیٰ نے نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ حقیقت ہے کہ حضرت مسیح موعود کی جماعت اگر حضرت مسیح موعود کے معجزات اور نشانات کو دیکھنا شروع کرے تو لامتناہی ہوں گے۔ ہر گھر میں کوئی نہ کوئی حضرت مسیح موعود کا نشان مل جاتا ہے۔

ملفوظات جلد اول صفحہ 190۔ ''میں سچ کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری چلاہٹ ایسی ہی اضطراری ہو تو وہ اس کے فضل اور رحمت کو جوش دلاتی ہے اور اس کو کھینچ لاتی ہے۔ اور میں اپنے تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ خدا کے فضل اور رحمت کو جو قبولیت دعا کی صورت میں آتا ہے میں نے اپنی طرف کھینچتے ہوئے محسوس کیا ہے بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ دیکھا ہے۔ ہاں آج کل کے زمانہ کے تاریک دماغ فلاسفر اس کو محسوس نہ کر سکیں یا نہ دیکھ سکیں تو یہ صداقت دنیا سے اٹھ نہیں سکتی۔ اور خصوصاً ایسی حالت میں جب کہ میں قبولیت دعا کا نمونہ دکھانے کے لئے ہر وقت تیار ہوں''۔

اب یہ چیلنج کرنا سب دنیا کو کہ میرے پاس آ کر رہو اور قبولیت دعا کے نمونے دیکھو یہ کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ کس کے اختیار میں ہے اتنا بڑا چیلنج اور جو لوگ بھی آتے تھے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قبولیت دعا کا کوئی نہ کوئی نمونہ وہاں قیام کے دوران دیکھ کر جاتے تھے۔

سورۃ یوسف کی آیت ہے: (-) اس نے کہا (یعنی حضرت یوسفؑ) نے اے میرے رب! قید خانہ مجھے زیادہ پیارا ہے اس سے جس کی طرف وہ مجھے بلاتی ہیں۔ اور اگر تو مجھ سے ان کی تدبیر (کا منہ) نہ پھیر دے تو میں ان کی طرف جھک جاؤں گا اور میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں گا۔ پس اس کے رب نے اس کی دعا کو سنا اور اس سے ان کی چال کو پھیر دیا۔ یقیناً وہی بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔ (سورۃ یوسف 34-35)

یہاں حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے (-) آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شان بتانے کی خاطر ایک موازنہ کیا ہے۔ '' **احب الی**: حضرت یوسفؑ نے تو کہا مجھے قید پسند ہے''۔ اور اللہ نے قید خانہ میں ڈال بھی دیا۔ '' مگر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایسا لفظ نہیں بولا۔ آپؐ ہمیشہ عفو مانگتے رہے **انک عفو تحب العفو**۔ انسان کو نہیں چاہئے کہ اپنے لئے مصیبت مانگے''۔

(ضمیمہ اخبار بدر - قادیان 30/ دسمبر 1909ء)

پس اس سے حضرت یوسف علیہ السلام کی شان تو بہر حال کسی صورت میں کم نہیں ہوتی کیونکہ وہ جو دعا تھی اور اس کے بہت ہی اور پیچھے منظر تھے۔ اگر وہ قید خانہ والی دعا آپ نہ مانگتے تو قیدی بننے کی حالت میں جو دو قیدی آپ کے ساتھ قید ہوئے تھے ان کی خوابوں کا انجام نہ بتاتے۔ نہ بادشاہ وقت کا قریبی جو نجات پا کر بادشاہ کے پاس پہنچا تھا اس کی خوابوں کی تعبیر سننے کے لئے حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس آتا۔ نہ اس طرح کثرت کے ساتھ فاقوں کے مارے ہوئے لوگوں کی روٹی کا انتظام ہوتا۔ پس حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے یہ بات جو کہہ دی ہے یہ ان باریک مضمرات کو نظر انداز کر کے فرمائی ہے۔ صرف رسول اللہ کی محبت میں' آپ کے عشق میں' آپ کے بہتر ہونے کا ثبوت دیا ہے کہ آپ نے اپنے لئے قیدی کی دعا نہیں کی مگر حضرت یوسف کی دعا میں بہت سی باریک حکمتیں ہیں جو لامتناہی نتائج اپنے اندر رکھتی ہیں۔

اب حضرت مسیح موعود جو دعائیں اپنے لئے روز مانگا کرتے تھے آپ خود فرماتے ہیں

" اول: اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔ دوم: پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔ سوم: پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔ چہارم: پھر اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام۔ پنجم: اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 309 جدید ایڈیشن)

ان میں سے جو چہارم ہے 'مخلص دوستوں کے لئے نام بنام'۔ اب تو اس کثرت کے ساتھ خط آتے ہیں کہ ان مخلص دوستوں کے لئے نام بنام دعا کرنا میرے لئے ناممکن ہو جاتا ہے سوائے اس کے کہ وہ خط پڑھتے وقت اس وقت میں نام لے کر دعا کرتا رہتا ہوں۔ اور پھر تہجد کی نماز میں عمومی قسموں کے لحاظ سے تقسیم کر کے ان کے لئے دعا مانگتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود کے الہامات۔ (-) اور جب تجھ سے میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو میں نزدیک ہوں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں۔ اور میں نے تجھے اس لئے بھیجا ہے کہ تا سب لوگوں کے لئے رحمت کا سامان پیش کروں۔

(براھین احمدیہ ھر چھار حصص۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 603 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

پھر 2 رفروری 1903ء کا الہام ہے (-)

(الحکم جلد 7 نمبر 5 مورخہ 7/ فروری 1903ء صفحہ 16)

میں فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر آؤں گا۔ تیری دعا مقبول ہوئی۔

(تذکرہ صفحہ 460 مطبوعہ 1969ء)

پھر ایک الہام ہے 1877ء کا کہ میں تیری ساری دعائیں قبول کروں گا۔ مگر شرکاء کے بارہ میں نہیں۔ (حقیقۃ الوحی' روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 254)

اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود یہ واقعہ بھی لکھتے ہیں جو آپ نے اپنے شرکاء کے بارہ میں دعا کی اور قبول نہیں ہوئی۔ اور آپ کو پہلے سے بتا دیا گیا تھا کہ یہ دعا قبول نہیں ہوگی۔ اور شرکاء کو آپ نے کہا کہ اس مقدمہ سے باز آ جائیں ان کو ناکامی ہوگی۔ لیکن وہ باز نہیں آئے۔ اس کی تفصیل حضرت مسیح موعود یوں لکھتے ہیں:

"مرزا اعظم بیگ سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے ہمارے بعض بے دخل شرکاء کی طرف سے ہماری جائیداد کی ملکیت میں حصہ دار بننے کے لئے ہم پر نالش دائر کی۔ اور ہمارے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم اپنی فتحیابی کا یقین رکھ کر جواب دہی میں مصروف ہوئے۔ میں نے جب اس بارہ میں دعا کی تو خدائے علیم کی طرف سے مجھے الہام ہوا کہ " اجیب کل دعائک الا فی شرکائک "پس میں نے سب عزیزوں کو جمع کر کے کھول کر سنا دیا کہ خدائے علیم نے مجھے خبر دی ہے کہ تم اس مقدمہ میں ہرگز فتحیاب نہ ہو گے اس لئے اس سے دست بردار ہو جانا چاہئے۔ لیکن انہوں نے ظاہری وجوہات اور اسباب پر نظر کر کے اور اپنی فتحیابی کو متیقن خیال کر کے میری بات کی قدر نہ کی اور مقدمہ کی پیروی شروع کر دی اور عدالت ماتحت میں میرے بھائی کو فتح بھی ہو گئی۔ لیکن خدائے عالم الغیب کی وحی کے برخلاف کس طرح ہو سکتا تھا۔ بالآخر چیف کورٹ میں میرے بھائی کو شکست ہوئی اور اس طرح اس الہام کی صداقت سب پر ظاہر ہو گئی"۔

(نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 590-591)

پس ابتدائی طور پر جو ان کو فتح ہوئی یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت مسیح موعود کو کامل یقین تھا کہ کبھی ہو ہی نہیں سکتا کہ اللہ کی بات پوری نہ ہو۔ وہ اس وقت وقتی طور پر بغلیں بجاتے ہوں گے لیکن سپریم کورٹ میں جا کر پھر اس مقدمہ کا آخری فیصلہ ہو گیا جس کے بعد اور کوئی اپیل نہیں ہوتی۔

(الفضل انٹرنیشنل 28 دسمبر 2001ء)

ڈاکٹر ایس اے اختر صاحب

آپ کو دل کے امراض کا کتنا خطرہ ہے؟

1۔ کیا آپ کی عمر 45 سال سے زیادہ ہے؟

45 سال کے بعد مرد خواتین کے مقابلے میں زیادہ خطرے میں ہیں۔ کیونکہ دل کی بیماریاں مردوں میں زیادہ پائی گئیں۔ جبکہ خواتین میں جن کی عمر 55 سال سے زیادہ ہے۔ دل کی بیماریاں بہت عام ہیں۔

2۔ کیا آپ کے خاندان میں دل کی بیماریاں عام ہیں؟

اگر آپ کے گھر کی خواتین میں والدہ یا بہنیں جن کی عمر 55 سال یا اس سے کم ہے۔ دل کی بیماریوں کے شکار ہو چکے ہیں تو آپ اپنے معالج کو اس کے بارے میں بتائیں۔

3۔ کیا آپ کو ہائی بلڈ پریشر ہے؟

ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے آپ کی شریانوں پر زیادہ دباؤ پڑتا ہے۔ جس کی وجہ سے دل کے دورے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اگر آپ کا بلڈ پریشر 140/85 سے مستقل زیادہ ہے۔ تو آپ اپنے معالج سے رجوع کریں۔

4۔ کیا آپ کی ملازمت۔ کاروبار یا دوسرے مسائل آپ کی پریشانی میں اضافہ کرتے ہیں؟

اگر آپ کا جواب ہاں میں ہے تو اس صورت میں آپ کا بلڈ پریشر بڑھ سکتا ہے۔ اور آپ دل کی بیماریوں میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔

5۔ کیا آپ کی خوراک میں پھل اور سبزیوں کی مقدار کم ہے؟

پھل اور سبزیاں ہمیں مستقل کھانی چاہئیں۔ جن کی وجہ سے ہمیں وٹامن اے۔ سی۔ اور ڈی ملتے ہیں۔ اور LDL Cholestrol کو خون کی نالیوں میں جمنے سے روکتے ہیں۔

6۔ کیا آپ سگریٹ نوشی کرتے ہیں؟

سگریٹ نوشی بہت بڑا خطرہ ہے۔ سگریٹ پینے والوں کو عام لوگوں کی نسبت دل کی بیماریاں ہونے کا دوگنا خطرہ ہے۔

7۔ کیا آپ کا وزن زیادہ ہے؟

اگر آپ کا وزن آپ کے قد کے مقابلے میں 30 فیصد زیادہ ہے۔ تو آپ کو ذیابیطس کی بیماری ہو سکتی ہیں۔ آپ کا کولیسٹرول زیادہ ہو سکتا ہے۔ اور بلڈ پریشر بھی۔ جو دل کی بیماریوں کا باعث بن سکتے ہیں۔

کیا آپ ورزش کے عادی نہیں ہیں؟

وہ لوگ جو باقاعدگی سے ورزش کرتے ہیں۔ ان میں دل کی بیماریاں عام لوگوں کی نسبت 45 فیصد کم ہوتی ہیں۔ اپنے دل کی صحت اور حفاظت کے لئے آپ کو ہفتے میں چھ روز ورزش کی عادت ڈالنی چاہئے۔

9۔ کیا آپ کا کولیسٹرول لیول بڑھا ہوا ہے؟

اگر آپ کا کولیسٹرول لیول 200mg/DL سے زیادہ ہے تو آپ کو دل کی شریانوں کی بیماریاں زیادہ ہو سکتی ہیں۔ آپ کا HDL کولیسٹرول کا لیول 50mg/DL سے کم نہیں ہونا چاہئے اور LDL کولیسٹرول کا لیول 200mg/DL سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔ اس کے لئے آپ کو گوشت اور چکنائی والی چیزوں کا کم سے کم استعمال اور سبزیوں' دالوں اور پھلوں کا استعمال زیادہ سے زیادہ کرنا چاہئے۔

اگر آپ مندرجہ بالا خطرات یعنی Risk factors سے کسی ایک سے بھی دوچار ہیں۔ تو اپنے معالج سے ضرور مشورہ کر کے راہنمائی حاصل کریں۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری

زیر سرپرستی - محمد اشرف بلال
زیر نگرانی - پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار - صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر - ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ - گڑھی شاہو - لاہور

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز

العمران جیولرز

الطاف مارکیٹ - بازار کاٹھیاں والا سیالکوٹ پاکستان
فون دوکان 594674 فون رہائش 553733
موبائل 0300-9610532

نمایاں کامیابی

مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ سابق صدر صدر انجمن احمدیہ کی بھتیجی عزیزہ دردانہ احمد بنت مکرم میجر مبارک احمد صاحب ملتان کینٹ نے ایم بی ایس کا امتحان ہمدرد یونیورسٹی (لاہور کیمپس) سے نمایاں کامیابی سے مکمل کیا ہے۔ اور اس کے ساتھ عزیزہ نے Numeric & Symbolic Computing کے مضمون میں اپنی کلاس میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ اور تین مضامین میں "A" گریڈ حاصل کیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی عزیزہ اور باقی خاندان کے لئے بابرکت فرمائے۔

درخواست دعا

مکرم عبدالمنان صاحب (آئس کریم بنانے والے) تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے سسر محترم ماسٹر غلام احمد نصیر صاحب دارالیمن ربوہ عرصہ دو ماہ سے سخت بیمار ہیں اور صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درد مندانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفایابی سے نوازے (آمین)

محترم ایم محمد یونس انور صاحب سابق ہیڈ ماسٹر کے بھانجے مکرم شبیر احمد صاحب آف جھبراں ضلع شیخوپورہ پانچ ماہ سے بعارضہ دماغی رسولی اور آنکھوں کی نابینائی بیمار چلے آرہے ہیں۔ بہت سے ڈاکٹروں سے علاج کروایا ہے۔ جملہ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

محترمہ محمودہ بشارت صاحبہ اہلیہ مکرم ملک بشارت احمد صاحب مرحوم واقف زندگی ایک ہفتہ سے ٹوکیو میں شدید بیمار ہیں اور بے ہوشی کی کیفیت طاری ہے احباب جماعت سے ان کی مکمل شفایابی کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم حافظ محمد فضل الرحمن صاحب کھوکھر فرینکفرٹ جرمنی کو مورخہ 18 فروری 2002ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود واقف نو ہے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منیب الرحمن نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم نذر محمد کھوکھر صاحب دارالبرکات کا پوتا اور مکرم مبارک احمد جاوید صاحب آف فرینکفرٹ جرمنی کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے اس کی عمر میں برکت اور خادم دین و نافع الناس وجود بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

ڈووے موٹرز

ہماری ورکشاپ میں ہر قسم کی گاڑیوں کی مرمت (ریپئرنگ) اوور ہالنگ - ویل الائنمنٹ ویل بیلنسنگ وڈ ننٹنگ - پینٹنگ آٹو الیکٹرک اور اے سی کا کام نہایت مناسب قیمت پر کیا جاتا ہے۔ نیز سپیئر پارٹس بھی دستیاب ہیں۔
گولڑہ روڈ بالمقابل سی ایم ٹی مین گیٹ اسلام آباد
فون 5476460

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی وکوکنگ آئل
بلال انٹر پرائزز
سبزی منڈی - اسلام آباد
آفس 051-440892-441767
رہائش 051-410090

نیا سال اور نیا جوش ★ نئی جدت اور نئی سوچ ★ خدمت خلق کا نیا انداز
آسان تشخیص (اور) آسان علاج
80 امراض وتکالیف کے بہترین علاج کے لئے
80 20ML زود اثر اور شفا بخش مرکب ادویات پر مشتمل
"الشافی عزیز ہومیو پیتھک بریف کیس"
قیمت: ادویات بمعہ خوبصورت بریف کیس + سپیشل سائیلوشن وضروری سامان -/2500
★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★
20 10ML روزمرہ استعمال کی بے ضرر، زود اثر مرکب ادویات پر مشتمل
"آسان علاج بیگ"
قیمت: ادویات بمعہ بیگ وضروری سامان -/350
★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★
سپیشل سائیلوشن Special Silution (ہومیو پیتھک ادویات کا آب حیات)
ہومیو پیتھک مفرد یا مرکب دوائی جب شیشی میں اندازاً دسواں حصہ (1/10 حصہ) رہ جائے تو سپیشل سائیلوشن (S.S) سے شیشی کو گلے تک بھر لیں اور دس بار زور سے جھٹکے دیں دوائی استعمال کے لئے دوبارہ تیار ہے۔ دوائی نہ خراب ہوگی، نہ جلد اڑے گی اور نہایت سستی مفید و موثر ہوگی۔

پیکنگ	60ML	120ML	220ML	450ML
قیمت	20/- 15/-	30/- 20/-	40/- 30/-	60/- 50/-

مزید معلومات خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور گول بازار ربوہ فون 04524-212399 پوسٹ کوڈ 35460

With New Digital Technology
UNIVERSAL VOLTAGE STABLIZERS

UNIVERSAL® TRADEMARK
Voltage Stabilizers/regulators for fridge, freezer computer, fax, dish anteena, photocopy machine air conditioned.
DC/AC Invertor UPS, 300W, 500W, 650W, 1000W
Ⓡ Regd:77396,113314 © Copy Right:4851,4938,5562,5563,5046 Ⓓ Design Regd:6439
Dealer: Hassan Traders Opposite Blood Bank Rabwah

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
خورشید
طلبہ اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے نعمت سے کم نہیں
حب مقوی دماغ - معجون دماغ - چکنی منڈی
تینوں زبردست "برین ٹانک" ہیں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

البشیرز - اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
چٹوکی شوروم فون 04524-214510 ربوہ 04942-423173

خوشخبری
احمدیہ فری ہومیو پیتھک
ڈسپنسریوں کے لئے ملکی و غیر ملکی تمام ادویات نیز
گلوبیولز ڈسکس شوگر آف ملک وغیرہ پر خصوصی رعایت
کیور ہومیو پیتھک سٹور اینڈ کلینک
14- علامہ اقبال روڈ نزد الحمراء بوہڑ والا چوک ریلوے اسٹیشن لاہور
فون: 042-6372867

ہومیو پیتھک کتب
اردو اور انگریزی ہومیو پیتھک کتب دستیاب ہیں
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ

ضرورت لیڈی ٹیچر

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں انگلش پڑھانے کے لئے لیڈی ٹیچر کی ضرورت ہے۔ جماعتی اداروں میں خدمت کا جذبہ رکھنے والی خواتین اپنی درخواستیں چیئر مین صاحب ناصر فاؤنڈیشن کے نام لکھ کر صدر صاحب حلقہ کی تصدیق سے مورخہ 10 مارچ 2002 تک خاکسار کو بھجوا دیں۔
(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

اعلان داخلہ

الصادق ماڈرن اکیڈمی میں جونیئر سینئر نرسری اور پریپ کلاسز کا داخلہ برائے سال 03-2002ء 25 فروری سوموار سے شروع ہوگا۔ جو کہ سیٹیں ختم ہوتے ہی بند کر دیا جائے گا۔ 3 مارچ 2002ء سے نئے سال کی کلاسیں شروع ہو جائیں گی۔
نوٹ:- پرائمری سیکشن کے لئے لیڈی ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ تعلیم کم از کم بی۔اے بی۔ایس۔سی ہونی چاہئے۔
مینیجر الصادق ماڈرن اکیڈمی ربوہ
فون 211637

تمام گاڑیوں وٹریکٹروں کے ہوز پائپ
آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
SRP
سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ چناٹاؤن نزد گلوب ٹمبر کارپوریشن فیروز والا لاہور
فون فیکٹری 042-7924522,7924511
فون رہائش 7729194
طالب دعا۔ میاں عباس علی، میاں ریاض احمد۔ میاں تنویر اسلم

خوشخبری

ربوہ سے لاہور (نشی ہینو) نہایت آرام دہ صرف 2 گھنٹے میں لاہور انشاء اللہ
بس سٹاپ سے روانگی پہلا ٹائم صبح 6:00 بجے
واپسی صبح 9:30 بجے لاہور سے۔ دوسرا ٹائم بس سٹاپ سے روانگی 1:30 بجے دوپہر واپسی 4:30 بجے لاہور سے۔ کرایہ -/65 روپے
رابطہ ربوہ گڈز بس سٹاپ
فون 211222، 214222

چوہدری اکبر علی موبائل 0300-9488447
پروپرائٹر
عمر اسٹیٹ ایجنسی
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
9- ہنزہ بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ فون 5418406-7448406

اکسیر بلڈ پریشر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
Fax:213966 ☎ 04524-212434

MAGNA GROUP

M/S Magna Tech (PVT.)Ltd.
Manufacturer of Textile Rotary Printing Screens
Length:1280 to 3050 mm
Repeat: 517 to 914 mm
Mesh: 60.70.80.100.125.155

M/S.Magna Textile Industries (PVT.) Ltd.
Manufacturer & Exporters of home textile products, bed sheets, bed covers, woven, bed sets, printed and dyed woven fabrics.
Factory is equipped with latest machinery of Dyeing, Bleaching, Printing & Finishing

M/S. Magna International
Importers/Exporters, Representative
Manufacturers: Pigment Binder & Pigment Colours
Stockist: Thickener Powder, Thickener Paste, Printing Blankets, Conveyors for Rotary Printing Machines and other Textile Accessories, Nickle Sugar screen.

M/S.Saeed Ullah Cloth Merchants.
Importer/ Exporter & General Order Supplier.
Address: P-15 Rail Bazar Faisalabad, Pakistan
Tel: 0092-41-617616, 637616
Fax: 0092-41-615642
URL: http://www.magnatextile.com
Email: magna@fsd.comsats.net.pk

Representatives:-
M/S.Muller S.A.France (Conveyors/Felt blanket)
M/S. System. U.S.A (water Treatment System)
M/S.Conradi.Germany (Nickle Sugar Screens)

فری ہوم سروس
الفیصل الیکٹرونکس
بھاری چادر کے کولر اینڈ گیزر تیار کئے جاتے ہیں۔ چین ھڈ اور ڈکٹنگ کا کام کیا جاتا ہے۔ ہر قسم کی فینسی لائٹ پنکھے اور واشنگ مشین دستیاب ہیں۔
کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور Ph:5114822-5118096

GUILD KEY **mta**
ایم ٹی اے کیلئے اعلیٰ اور معیاری ڈیجیٹل ریسیور نہایت مناسب قیمتوں پر دستیاب ہیں
راولپنڈی اور اسلام آباد کے علاوہ دوسرے شہروں کیلئے بھی سپیشل پیکج دستیاب ہیں
سٹاک محدود ہے جلدی کریں بکنگ کیلئے رابطہ جناح سپر اسلام آباد
فون: 2650364 موبائل 0320-4906118

خان نیم پلیٹس ٹاؤن شپ لاہور
فون: 5150862 5123862
نیم پلیٹس، اسٹکرز، شیلڈز معیاری سکرین پرنٹنگ، ڈیزائننگ اور کمپیوٹرائزڈ پلاسٹک فوٹو سیکورٹی کارڈز
ای میل Knp_pk@yahoo.com

M. MOOSA & SONS 100 YEARS ESTB. 1901
ایم موسیٰ اینڈ سنز
ڈیلرز۔ ملکی و غیر ملکی BMX+MTB بائیسکل اینڈ بے بی آرٹیکلز
27- نیلا گنبد لاہور فون 7244220
پروپرائٹرز۔ مظفر احمد ناگی۔ طاہر احمد ناگی

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

جاپانی گاڑیوں کے انجن گیسکٹ ساختہ جاپان و تائیوان
Bani Sons بانی سنز
میکلن سٹریٹ پلازہ سکوائر کراچی
فون نمبر 021-7720874-7729137
Fax- (92-21)7773723
E-mail: banisons@cyber.net.Pk

ہمارے ہاں خالص دیسی گھی مکھن اور کریم نیز کریم نکلا ہوا دودھ -/10 روپے فی کلو خرید فرمائیں۔
خان ڈیری انڈسٹریز
38/1 دار الفضل ربوہ فون 213207

AUTO TUTOR BOOK SERIES
For Beginners & Kids
Written by Muzaffar Aijaz
AUTO TUTOR کتب سے اب ہر آٹھویں پاس شخص بھی خود ہی بغیر ٹیچر کے کمپیوٹر سیکھ سکتا ہے اگر یقین نہ آئے تو ایک مرتبہ ان کتب کو ضرور دیکھیں
اردو اور انگلش میں لکھی گئیں Kids Series کتب میں یہ خوبی پائی جاتی ہے کہ اگر سکول میں کمپیوٹر کا ٹیچر میسر نہیں ہے تو کسی بھی مضمون کا ٹیچر ہماری ان کتب کی مدد سے بغیر ٹیچر کے پہلے خود کمپیوٹر کو Operate کرنا سیکھ جائے گا اور پھر وہ بچوں کو کمپیوٹر Operate کرنا سکھا سکے گا۔ چاہے وہ ٹیچر اسلامیات کا ہی ہو۔
ہمارے کمپیوٹر میگزین AutoMag سے آپ کمپیوٹر سے تعلق رکھنے والی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ: پرنس بک ڈپو، چوک اردو بازار لاہور، فون: 7350173-7358667

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61